جہاد کے لیے کافی نہ ہوں اور خواتین کے بلاوے کی ضرورت ہو۔ ایسی صورت میں خواتین کو بھی بلایا جاتا ہے اور ان کے لیئے فرض ہوتا ہے کہ وہ میدان میں نکل آئیں۔ عام حالات میں ان کا جہاد حج اور تعلیم و تعلم ہے۔ خواتین تعلیم و تربیت کا کام کریں، یہ بڑا جہاد ہے۔ یہ وہ اصل جہاد ہے جو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا ہے۔ ۲۳ سال تک قرآن پاک پڑھا اور پڑھایا۔ یہی تو اصل جہاد تھا۔ پہلی چیز تو جہاد کا علم اور جذبہ ہے۔ اس کے بعد جہاد کا عمل ہے۔ اسی طرح پہلی چیز شہادت کا علم ہے۔ اگر شہادت کا علم کسی کو نہ ہو، تو دنیا شہادت کے لیے تمنا کب اور کیسے کر سکتی۔

بنابریں واضح ہو گیا کہ علم، جہاد اور شہادت کا موقوف علیہ ہے۔ علم کے اوپر سوائے نبوت کے اور کوئی مرتبہ نہیں ہے۔ خواتین اپنے دائرے میں رہ کر سنتوں پر عمل کریں تو ان کی موت شہادت کی موت ہوگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے، میری امت میں فساد کے وقت، میری سنت کو زندہ کیا اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ سنتوں کو زندہ کرنا شہادت ہے تو اقامت دین کی سنت تو تمام سنتوں کا موقوف علیہ ہے۔ پس اس سنت کو زندہ کرنا، اس کے لیے جدوجہد کرنا جہاد ہے اور ان کو زندہ کرتے ہوئے جو عورت فوت ہوگئی، تو شہید ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب! (مولانا عبدالمالک)۔

لے پالک بچے کی ولدیت کا مسئلہ

س: ہمارے ایک عزیز نے ایک بچہ گود لے لیا ہے۔ ۱- کیا وہ قانونی طور پر باپ کے نام کی جگہ اپنا نام لکھ سکتے ہیں؟ ۲- سکول میں داخلے کے وقت، میٹرک کے امتحان کے وقت، اور نکاح کے وقت، بچے کے باپ کا نام کیا لکھا جائے گا؟

ج: ۱- اسلام نے نسب کی حفاظت کا پورا پورا اہتمام کیا ہے۔ رشتوں کے اندر اختلاط، حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے کا سبب بن سکتا ہے۔ جس عزیز نے کسی کے بچے کو گود لیا ہے، اگر وہ قانونی طور پر باپ کی جگہ اپنا نام لکھ دیں تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ یہی کہ یہ اس کا باپ بن جائے گا اور باپ چچا بن جائے گا۔ چچا کی بیٹی کے ساتھ نکاح جائز ہوتا ہے اور بہن سے حرام، لہٰذا یہ اپنی بہن سے، جو غلط نسبت کی وجہ سے اس کی چچازاد بن گئی ہے، نکاح کر سکے گا اور اپنی چچازاد بہن سے نکاح نہ کر سکے گا کہ وہ اب اس کی حقیقی بہن بن گئی ہے۔ اسی طرح جس کا بیٹا کہلائے گا اس سے وراثت لے گا حالانکہ وہ وراثت کا حق دار نہیں ہے، اور اپنے باپ کا وارث ہے۔ لیکن نسبت بدلنے کی وجہ سے اس وراثت سے محروم ہو جائے گا۔ اس لیے اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ یہ قول زور اور منکر بات ہے۔ صرف پیار اور شفقت کے طور پر کسی کو بیٹا کہا جا سکتا ہے لیکن حقیقتاً کسی ایسے شخص کو اپنا بیٹا کہنا جو اس کا بیٹا نہ ہو، جائز نہیں ہے۔

۲- اسکول میں اپنے باپ کی طرف نسبت کرے اور نکاح کے وقت بھی اپنے باپ کی طرف نسبت کرے (ع۔ م)۔